منشور سولان ہو محتوی بخاتم		باخاتم دہر آمدہ منشور محمد		تو ریت بہ توریت انجیل بہ انجیل		فرمان مستطاب منشور محمد	

منشور محمدی

۱۲۹۹

فرمان سولان سلف ساختہ فرخ		توقیع خطابت منشور محمد		توریت دہم انجیل برابر تا توریجیل		چون گشت طرز رایت منشور محمد	

نمبر ۵	مطبوعہ ۱۵ صفر المظفر ۱۲۹۹ ہجری روز جمعہ	جلد ۱۱

مثنوی عیش

مستوجب حمد وہ خدا ہے	جو خسرو کشور بقا ہے	ای مل علی رسول امجد	سردار پیمبران محمد
عالم ہے قدیر ہے احد ہے	سلطان قلمرو ابد ہے	جو اوسکی ثنا کہون وہ کم ہے	خورشید عرب مہ عجم ہے
مالک رازق کریم خالق	عادل سامع مرید صادق	وہ افسر فرق انبیا ہے	محبوب جناب کبریائی
خلاق زمین و آسمان ہے	وہ غارس باغ کن فکان ہے	شاہنشہ کشور نبوت	آرایش مسند شریعت
پیدا ہوے ایک لفظ کن سے	انہا رہ ہزار عالم اوس کے	سب پر شرف نبی عیان ہے	وہ علت غائی جہان ہے
تنزیل فلک بوجہ احسن	شمع مہ دہر سے ہے روشن	ای خامہ عیش لکھ بانصاف	منشور محمدی کی اوصاف
شاہنشہ ملک بے مثالی	محبوب حریم لایزالی	جب سے نکلا یہ رشک گلزار	نظر دن سے گرے جہان اجناس
دیہیم جلال فرق پر ہے	اورنگ قدم پہ جلوہ گر ہے	جو فضل و شرف اسی بجا ہے	ہمنام جناب مصطفےٰ ہے
خالق ہر چیز کا وہی ہے	صنعت ہر چیز مین رکہی ہے	نور رخ دلپذیر اسلام	ماحی ملل ظہیر اسلام
افعال حکیم لایزالی	ہوتی نہین مصلحت سے خالی	شمس الاخبار آسمان پر	ہی پیش مسیح نیک اختر
کیا لکھون ثنا کی ایزد پاک	ارشاد نبی ہے ماء غرفناک	کرتا ہے بقلب زار روشاد	منشور محمدی کی فریاد
جب نعت نبی کا وقت آیا	خامہ نے ادب سے سر جہکایا	چہتے ہین صحیح سب کو الف	بے شبہ ہے افسر سعادت
لولاک لما خلقت الافلاک	آیا ہے بشان شاہ لولاک	عمدہ خبرین نفیس مضمون	ہر لفظ ہے رشک درمکنون
		ہر سال روپیہ پانچ جودے	اس گوہر بے بہا کو وہ لی

پر شرط ہے پیشگی کی ای یار
سال دمہ و روز و شب الٰہی
اس نظم کو کر چکا جب ارقام
ما بعد سے کچھ نہین سروکار
ہوا وسکو بہت بڑی ترقی
توقیع محمدی رکھا نام

اسلام قبول کرنے پر جھگڑا

ایک موضع مکل ضلع لاہور مین کچھ مذہبی جھگڑا پڑا ہے۔ محمد بخش نام زمیندار جو نملا ہے نہ واعظ ہے اوس نے ضلعدار سے تین میونکو مسلمان کیا پہلے اونکا نام پرتاب سنگھ۔ بہجا سنگھ اور لعل سنگھ تھا اب احمد۔ عبدالرحمان محمد عمر نام رکھا گیا ان کے مسلمان ہوجانے سے تمام موضع سے ہندو ناراض ہوے۔ اونہون نے تھانہ دار سے کہکر دپٹی کمشنر کو رپورٹ کرائی کہ موضع مین فساد ہونے والا ہے اوسوقت اسکا کچھ لحاظ نہوا لیکن موضع والون مین عداوت بڑہا کی اور مذہب ہی ترقی کرتا رہا جب تیرہ چودہ آدمیون نے جو نمبردار یا ضلعدار تھے اسلام قبول کیا تو ہندو سرگروہونکو سخت ناراضی ہوی اونہون نے اپنے مسلمان مخالف محمد بخش پر اس جرم سے مقدمہ دائر کیا کہ یہ لوگون کو جناب ملکہ عالیہ کی حکومت کے خلاف اغوا کرتا ہے کہ اس صدی کا اخیر آپہونچا امام مہدی خروج کرین گے اور کفار کو یہان سے نکالینگے اور تمام دنیا کو مسلمان کرین گے مسٹر کلفرڈ نے اس مقدمہ کی تحقیقات کی اور مدعا علیہ کو رہا کیا اور فریقین سے دو دو شخصون سے ضمانت لی تحقیقات مین معلوم ہوا کہ مقدمہ دائر کرنے والون ہی نے خود یہ غلط افواہ اوڑائی تھی کہ اس مسلمان شخص کو جس سے عداوت تھی پھانسین۔ شمس الاخبار مدراس۔

تثلیثی عیسائیون کی تین دلیلین اور تینون ہی پوچ

بازارون کے چوراہون مین جہان آدمیون کا ہجوم زیادہ ہوا کرتا ہے ہمارے عیسائی گورے پادری اور کالے کرستان اپنا نکا سیدھا کرنے کے واسطے کھڑے ہوجاتے ہین اور بڑی بڑی کتابین ہاتہ مین لیکر مونہ پھاڑ پھاڑ چلاتے ہین۔ گویا ہر کس و ناکس کو دین انجیلی کی جو پولوسی مذہب کا ایک سلسلہ ہے منادی سناتے ہین۔ حالانکہ مشن سے جو مبلغ علیہ السلام انلوگون کو ماہوار ملتے ہین انکی غرض یہ ساری تکلیفین جھیلتے ہین ورنہ

من خوب می شناسم پیران پارسا را۔ جہان کسی بدچلنی کے باعث مشن سے نکالی گئی کہ لگے پادری صاحب کو گالیان دینے۔ انجیل ہے کہ پیرون مین رتی پھرتی ہے۔ عیسائی صاحب کو جب تک مشن سے ٹکڑے ملے تب تک تو پرہیزگار۔ مقطع صورت لمبی داڑہی دہیلی پتلون۔ آنکھون پر چشمہ بغل مین کتابین دوسرون پر اعتراض جمانے گلیون مین جوتیان چٹخاتے پھرتے ہین اور جب رن پادری صاحب نے می نوشی یا دروغ گوئی یا فریب وغیرہ کی علت مین بور یا بدہیا بند ہوکر مشن سے بیرنگ نکالا اسیدن سے عیسائی صاحب ہین کہ ناچ ہی دیکھتے ہین۔ رنڈیون مین آتے جاتے ہین۔ کسنے انکی حالت یاد دلائی تو ہنسکر فرماتے کیا ہین کہ میان وہ ہی ایک بات تہی۔ واہ سبحان اللہ کیا اچھا اثر روح القدس کا ہوا ہے ابہی چند روز ہوے ایک پادری صاحب یہان تشریف لاے اپنے کو لکھنؤ

کا شہزادہ اور وثیقہ دار بتلاتی تھی۔ حضرت کی شکل ہی
وزا ملاحظہ فرمائے۔ سیاہ فام حبشی سے بدتر اور اد۔ سر پر
دھدار کلاہ کرستانون کا سا کرتہ رنگین کمر بند۔ سیاہ
الپاکا کا جبہہ شخنون تک ڈھیلے پائچون کی پتلون۔
پیرون مین بوٹ۔ انکھون پر عینک۔ ہر دم مونہہ سے
ہچون من دیگرے نیست۔ پس پورے پادری مشہور ہو
پلیٹ پر کھڑے ہوکر وعظ سنانے لگے۔ نصیر آباد سے پادری
صاحب نے آپ کو منادی مقرر کیا جزہے کو گھوڑا دے دیا
خرچ کو روپیہ دیا آپ تو پیشتر ہی گپ مانک چکے تھے کہ
میرے پاس وثیقہ کا بہت سا روپیہ ماہوار ی آتا ہی۔
حالانکہ چہدام کے کوریان بھی میسر نہ تھین القصہ چھاؤنی
مین تو وعظ سناتی اور رات کو اجمیر مین اگر زندگی
کے پاس رات کو رہتے پادری صاحب نے یہی شیوہ اختیار
کیا تھا کہ ہر دوسرے تیسرے دن بڑے پادری سے اجمیر
آنیکی لئے چھٹی لیتے اور اتوار کے ساتہ رات بہر خوشگپی
اور اتوار ایکدن براہ نصیر پادری صاحب سے کہا کہ کل میری
وثیقہ کا روپیہ لکھنؤ سے آئیگا اور رات کو ایک رجسٹری
انگریزی مین اپنی والدہ کی طرف سے اسمضمون کا خط
لکھوایا اس خط کے ہمراہ سو روپے کا نوٹ بھیجتے ہون جو
تمہاری وثیقہ کا آیا ہے اس خط کو بند کرکے خود ہی ڈاکخانہ
اسٹیشن کے بوکس مین ڈالی آئی شام کو ہرکارہ حسب
معمول یہی خط پادری صاحب کے بنگلہ پر اگر حضرت کو
دیگیا جسپر آپ نے پادری صاحب اور دوسرے لوگون کے
روبرو مشہور کردیا کہ میرا خط اور سو روپیہ کا نوٹ
آگیا۔ دوسرے روز صبح ہوتے ہی جناب نے اچانک ڈاک ولا
میچا مشروع کیا کہ ہاے توبہ میرا نوٹ کسی نے چرین سے
چرا لیا میچا ری پادری صاحب کے ہندو مسلمان نوکر تھین
کہتے ہے مگر یہ حضرت تو سچے عیسائی ہے انکی بات کے
روبرو انکی قسمون کو کون مانے پادری صاحب نے اپنی
نوکرون کو دھمکایا کہ واعظ صاحب کا نوٹ دیدو ورنہ
ہم سب کو قید کرائین گے سارے غریب ان بیچارے اسی اثنا مین
پادری صاحب نے خود بدولت وہ چٹھی منگوا کر دیکھی کہ دیکھیر
اس نوٹ کا کچھ نمبر بھی آسمین لکھا ہے۔ ہاتہ مین لیکر غور
کیا تو لفافہ پر نصیر آباد کے مہر کے سوا اور کہین سے چھاپ
نہ تھے۔ پادری صاحب کو تعجب ہوا۔ تحقیقات کی تو ساری
قلعی واعظ صاحب کی کہل گئی لکھنے والا ہی پکڑا گیا۔
آخر کار پادری صاحب نے اپنی بدنامی کے ڈر سے گھوڑا
اور دیگر اسباب چھین کر حضرت کو تار دن سے چھاؤنی مین
سے نکال باہر کیا۔ ایسے ہی قصے کوئی چار سو سے زیادہ ہم
خود دیکھ چکے ہین ہمکو تو حیرت یہ ہے کہ انجیل مین لکھا ہے
کہ جب تک کسی شخص پر روح القدس نازل نہین ہوتے
تب تک وہ عیسائی نہین ہوتا اب حیران ہین کہ یہ لوگ جنکا
ہمنے ذکر کیا روح القدس پا چکے تھے یا نہین یہ تو ہو ہی
نہین سکتا کہ اونپر روح القدس نہ اترے ہو کیونکہ
انجیل مین صاف لکھا ہے کہ بدون نزول روح القدس
کوئی شخص مسیح کے گلہ مین شریک نہین ہوتا لاجرم ہم
عیسائی صاحبون سے پوچھتے ہین کہ ایسے لوگ جو روح القدس
کو پاکر مسیحی گلے مین شامل ہوتے ہے کیون ایسے حرکتین کرنے
لگے کیا یہی اثر روح القدس کا ہوتا ہے توبہ توبہ یا تو
تو وہ لوگ کرتے ہین جنپر روح القدس نازل ہو خیر ایسے

تو ہمکو کچھ سروکار نہین - تو ایک عیسائی بھائی کا ذکر کیا گیا ہے اب سنئے کہ ہمارے عیسائی بھائی بازارون - گرجون بنگلون وغیرہ مین بیٹھ کر خواہ کہڑے ہوکر یہی منادی کرتے ہین کہ مسیح پر ایمان لاؤ جو خدا کا اکلوتا بیٹا ہے اور اپنے باپ (خدا) کے دہنے ہاتھ جا بیٹھا آسمان پر بیٹھا ہے - (جو بیٹھے آسمان پر کوئی خدا کے رہنے کا محل یا قلعہ ہوگا) اور جب اوس نے مسیح کے فرزند خدا ہونیکی نسبت سوالات پوچھے جاتے ہین تو بڑے زور و شور سے کہتے ہین کہ تین دلیلین ہین جنسے عیسیٰ خدا کا بیٹا ثابت ہوتا ہے اور یہ تینون امور سوائے مسیح کے دوسرے کسے بنی مین نہین پاے جاتے اور وہ یہہ ہین -

اول حضرت مسیح بدون باپ کے پیدا ہوے یعنے اونکی والدہ روح القدس سے حاملہ ہوی نہین اس سے مسلمانون کو بھی انکار نہین - ان کے سوائے کوئی فرد بشر بے باپ کے پیدا نہین ہوا

دوم حضرت مسیح کو خداوند تعالیٰ نے اپنا بیٹا فرمایا ہے چنانچہ انجیل مین موجود ہے، حالانکہ اور کسی نبی کو اللہ تعالیٰ نے اپنا بیٹا نہین کہا یہ کتنی بڑی دلیل مسیح کے فرزند خدا ہونیکی ہے -

سوم مسیح عیسے نے مردون کو زندہ کیا چنانچہ قرآن بھی اسکا اشارہ ہے -

الغرض یہی تین دلیلین تثلیثی بھائی مسیح کے فرزند خدا ہونے کی بڑے زور و شور سے بیان کرتے ہین جن کو سنکر اکثر نادانستہ لوگ انکی منہی باتون کی بدولت طرح طرح کے وسوسون مین پھنس جاتے ہین - عیسائی صاحبان ذرا بیبل کو تو ہاتھ مین لیکر دیکھین - اور تینون دلیلون کا جواب سنلین -

جواب دلیل اول اگر بدون باپ کے پیدا ہونے سے کوئی شخص خدا کا بیٹا بن سکتا ہے تو حضرت آدم علیہ السلام بلکہ مائی حوا تک خدا کے اول بیٹے اور بیٹی کہلانیکی زیادہ تر مستحق ہین - اور ان دونون کے علاوہ ملک صدق کو بھی جسکا ذکر بیبل مین موجود ہے، خدا کہنا چاہیے - بلکہ حضرت آدم کی نسبت تو آپکی بیبل مین ایسا لفظ لکھا ہے کہ مسیح کی نسبت اوسکا آدھا بھی نہین دیکھو کتاب پیدایش (حصہ اول توریت) کے اول باب کی ۲۷ آیت مین - خدا نے آدم کو اپنی صورت پر پیدا کیا - خدا کی صورت پر اوسکو پیدا کیا - نر اور ناری اون کو پیدا کیا - دیکھئے اس آیت مین صاف لکھا ہے کہ خدا نے آدم کو اپنی ہی صورت پر یعنے جیسا کہ آپ ہے بنایا مسیح کے لئے تو کہین بھی انجیل مین نہین لکھا کہ ان کو خدا نے اپنی صورت کا بنایا ہو - ایسی صورت مین ابن خدا ہونے کے مستحق حضرت آدم ہین نہ کہ حضرت عیسیٰ - اور جو حضرت عیسے کو معاذ اللہ خدا کا بیٹا کہین اوسے چاہیے کہ از روے انصاف آدم کو بھی خدا کا بیٹا بلکہ خاص خدا کہے کیونکہ آدم کو تو اپنی ہی صورت کے مطابق پیدا کرنا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اسکے علاوہ ملک صدق کاہن کی نسبت انجیل مین اول عبرانیون کے ۷ باب کی ۱ و ۲ و ۳ آیتین یہہ ہین یہ ملک صدق سلیم کا بادشاہ خدا تعالیٰ کا کاہن تھا جسنے ابیرام سے جب وہ بادشاہون کو مارکے پھرا آتا تھا ملاقات کی اور اسکے لئے برکت چاہی ۲ - جسکو ابراہیم نے سب چیزون کی دہ ہاکی دی - وہ پہلے اپنی نام کی

سنون کے موافق راستی کا بادشاہ ہے اور پھر شاہ سلیم
یعنے سلامتی کا بادشاہ ۳۔ یہ بے باپ بے ماں بے
نسب نامہ جسکے نہ دنون کا شروع نہ زندگی کا اخیر
مگر خدا کے بیٹے سے مانند ہمیشہ کاہن رہتا ہے پھر
دیکھئے کتاب پیدائش (حصہ اول توریت) کے ۱۴
باب کی ۱۸ آیت وغیرہ (از بیبل رومن کرکٹر مع
دیفرنس مطبوعہ لنڈن ۱۸۴۶ء) اب دانشمند اور
منصف مزاج آدمی خود غور فرماوین کہ ملک صدق
اور حضرت آدم علیہ السلام بقول بیبل (توریت و
وانجیل) بے باپ اور خدا کی صورت پر پیدا ہوئے
تھے اسلئے یہ دونون خدا کے بیٹے کہلانے کے مستحق
مسیح سے پہلے ہین۔ بھلا صاحب جسحالت مین ان دونون
بزرگون کے نسبت مسیح سے ہی زیادہ ابن خدا بلکہ
خاص خدا ہونیکا ثبوت توریت و انجیل مین موجود
ہے تو پھر کونسی بیہودگی ان کو لگ گئی جو یہ
توجیہ دے گئے اور مسیح کو خدا کا بیٹا بنا بیٹھے
اور بموجب تحریر بیبل جب ان دونون کو بھی خدا
کی الوہیت مین شامل کرو تو تثلیث کہان رہی
پھر تو خاصے پہلے پانچ خدا بن گئے اور اوسوقت
ہم دل کھول کر کہہ سکتے ہین کہ پنج تن خدا
خدا ہے پنج۔ کیون پادری صاحبو۔ لانا ہاتھ کیا
عمدہ تثلیث فی التوحید کا بدل یارون نے نکالا
ہے بس بانعام ہی دلوا دو۔ خدا شرمائی آمین
اور جو سچ پوچھئے ہو تو انجیل و توریت کی رو سے
ہم تم سب خدا ہین چنانچہ انجیل یوحنا کی ۱۰ باب
کی ۳۴ آیت مین صاف لکھا ہے اوسنے (یسوع) اونکو
جواب دیا کہ تمہاری شریعت مین یہ نہین لکھا ہے کہ مینے
کہا تم سب خدا ہو۔ لیجئے اس آیت سے ساری دنیا بقول
مسیح خدا ہے پھر دیکھئے ۸۲ زبور کی ۶ آیت حضرت
داؤد نبی فرماتے ہین۔ مینے تو کہا تم سب اللہ ہو اور
ہر اک تم مین سے حق تعالیٰ کا فرزند ہے۔ اب ناظرین
غور کرین کہ جسحالت مین بیبل (توریت و انجیل) ہر ایک
بنی آدم کو اللہ اور حق تعالیٰ کا فرزند بتلاتے
ہین تو مسیح کی کیا خصوصیت رہی اسکی سو سے حضرت
نبی کے لئے بھی بیبل مین خدا ہونا موجود ہے چنانچہ کتاب
خروج (توریت کا دوسرا حصہ) کے ۷ باب کی پہلی
آیت یون ہے، پھر خدا نے موسیٰ سے کہا دیکھ مینے تجھے
فرعون کے لئے خدا کی مانند بنایا۔ اور تیرا بھائی ہارون
تیرا پیغمبر ہوگا۔ اب خیال کیجئے کہ بیبل مین نہ صرف
مسیح عیسےٰ کے لئے خدا ہونا لکھتا ہے بلکہ آدم۔ ملک
صدق۔ موسیٰ اور اخیر مین ہم تم سبکے لئے لفظ
اللہ اور فرزند خدا کا وارد ہے۔ جیسا کہ اوپر ہمنے
بیان کیا۔ **دوسری دلیل کا جواب پادری**
صاحبان اور کرسٹان کالوا اس دلیل پر مرمٹے ہین کہ
مسیح کو خاصکر خدا نے لفظ فرزند کہکر پکارا ہے دوسرے
کسیکو نہین۔ مگر ہم کہتے ہین کہ اگر پادری صاحبان
براہ الطاف بیبل کا تتبع مین لیکر دیکھین تو معلوم
ہو کہ مسیح کے علاوہ اور بہت سے لوگون کو فرزند خدا
انجیل و توریت مین لکھا ہے۔ چنانچہ انجیل مین عبرانیون
کے پہلے باب کی ۶ آیت مین حضرت آدم کی نسبت

لکھا ہے کہ وہ خدا کے پہلوتے بیٹھتے ہے چنانچہ یون ہے
اور جب پہلوتے کو دنیا مین لایا تو کہا کہ خدا کے سب
فرشتے اسکو سجدہ کرین - پھر حضرت یعقوب نبی کی نسبت
لکھا ہے کہ وہ پہلوتے خدا کے فرزند تھے چنانچہ کتاب
خروج (حصہ توریت) کے ۴ باب کی ۲۲ آیت یون
ہے تب تو فرعون کو یون کہیو کہ خداوند نے یون
فرمایا ہے کہ اسرائیل میرا بیٹا ہے بلکہ میرا پہلوتا ہے
پھر حضرت داؤد نبی کی نسبت لکھا ہے کہ وہ خدا کے
بڑے بیٹے تھے چنانچہ دیکھو ۸۹ زبور کی ۲۷ آیت
یون ہے مین بھی اسکو اپنا بڑا بیٹا کرون گا اور زمین کا
شہنشاہ بناؤن گا - پھر حضرت سلیمان نبی کو خدا
کا بیٹا بیبل مین لکھا ہے چنانچہ دیکھو کتاب اول تواریخ
کی ۲۲ باب کی ۹ و ۱۰ آیتین - بلکہ بیبل مین تمام نبی
اسرائیل کو خدا کے بیٹے لکھا ہے چنانچہ دیکھو کتاب
استثنا (حصہ پنجم توریت) کے ۱۴ باب کی پہلے آیت
مین یون لکھا ہے کہ تم خداوند اپنے خدا کے بیٹے ہو
تم کسی کی موت سے اپنی بدن کو مت کاٹیو - نہ اپنے
سر کو جبدلا کیجیو - اور بنی اسرائیل پر کیا منحصر ہے
انجیل مین ساری عیسائیون کو بشرطیکہ وہ سچی مسیحی
ہون خدا کا بیٹا بیان کیا ہے چنانچہ پولوس رسول
کا خط رومیون کو ۸ باب کی ۱۶ آیت مین یون ہے
وہی روح ہمارے روح کے ساتھ گواہی دیتی کہ ہم خدا کی
فرزند ہین - عیسائیون کے علاوہ تمام دنیا کو انجیل
مین خدا کا فرزند بیان کیا گیا ہے چنانچہ متی کی انجیل
کے ۶ باب کی ۱۰ آیت مین ہر ایک بنی آدم کو جو روزہ
رکھے یہ ہدایت ہوی ہے - تاکہ آدمی نہین بلکہ تمہارا
باپ یعنے خدا جو پوشیدہ ہے تمہین روزہ دار جانے
اور تیرا باپ جو پوشیدگی مین دیکھتا ہے ظاہر مین تجھے
بدلا دے - ان آیتون سے ناظرین کو معلوم ہوا ہوگا کہ
انجیل اور توریت وغیرہ مین کچھ مسیح ہی کو فرزند خدا
نہین کہا بلکہ حضرت آدم و ملک صدق کاہن و حضرت
موسی و حضرت یعقوب و حضرت سلیمان و بنی اسرائیل و
تمام مسیحیون بلکہ گناہگارون اور عام لوگون تک کو
خدا کا بیٹا لکھا ہے یہانتک کہ گمراہ اور بدکار آدمی
بھی خدا کے فرزند کہلاتے ہین چنانچہ دیکھو یسعیاہ نبی
کے صحیفے کے ۳۰ باب کی اول آیت چنانچہ لکھا ہے -
خداوند فرماتا ہے کہ اون باغی (گمراہ) بیٹون پر
افسوس کہ ایسی مصلحت کرتے ہین جو میری طرف سے نہین
الخ اب آیات بیبل مندرجہ بالا سے صاف معلوم ہوگیا
کہ بیبل مین سیکڑون بلکہ تمام بنی آدم کو خدا نے اپنا
فرزند بیان کیا ہے پس اگر حضرت عیسی کو فرزند کہدیا
تو کیا بڑی بات ہوی عیسائی بھائیون کو لازم ہے
کہ تعصب و ہٹ دھرمی کو دور کرکے صرف مسیح ہی
کو نہین بلکہ براہ انصاف ان سب نبیون کو جنکا بیان
آیات مذکورہ مین ہوا ہے خدا کا بیٹا کہین بلکہ خود کو
بھی فرزند خدا ہی تصور کرین جیسا کہ پولوس رسول
نے انجیل مین کہا ہے چنانچہ اوپر بیان کر چکا ہون
لاحول ولا قوۃ - اس صورت مین بھی مسیح کی خصوصیت
اور تثلیث کی حقیقت باطل نہری -

تیسری دلیل کا جواب یہ ہے کہ اگر مردون ہی کے

زندہ کرنے اور بیمارون کو اچھا کر دینے سے مسیح خدا اور خدا کے بیٹے بن گئے تو یہ اوصاف تو اور بہت سی نبیون مین تھے جیسا کہ آپہی کی بیبل سے ثابت ہے چنانچہ اول سلاطین کے ۱۷ باب کی ۲۴ آیت مین لکھا ہے کہ حضرت الیاس نبی نے اک مردہ لڑکی کو زندہ کیا چنانچہ وہ آیت یون ہے، - تب وہ عورت الیاہ سے بولی کہ اب مینے اسسے یقین کیا کہ تو مرد خدا ہے اور سچ ہے کہ خداوند کا سکہان تیری مونہ مین ہے، - اور ۲۲ آیت کا مضمون یہ ہے کہ خداوند نے الیاہ کی دعا سنی اور لڑکی کی جان اسمین پھر آئی کہ وہ جی اوٹھی - اسی سوے اسے اول سلاطین کے ۲ باب مین حضرت الیشع نبی کا ایک عورت کے بیٹے کو زندہ کرنا لکھا ہے جو انہین کی دعا سے پیدا ہی ہوا تھا دیکھو بیبل رومن کرکٹر معہ ریفرنس مطبوعہ لندن ۱۸۶۴ء انکی علاوہ حضرت الیشع نبی کی نسبت تو یہانتک لکھا ہے کہ اونہون نے مرنے کے بعد بھی بہت سے مردون کو جلایا چنانچہ ۲ سلاطین کے ۱۳ باب کی ۲ آیت مین یون ہے، اور انہین باتون کا اشارہ انجیل مین عبرانیون کے خط کی ۱۱ باب کی ۳۵ آیت مین یون وارد ہے - اور عورتون نے اپنی مردون کو جی اٹھا ہوا پایا الخ - پھر دیکھو اول سلاطین کے ۶ باب مین حضرت الیشع کا ایک مبرومس (کوڑھی) کو اچھا کرنے کا ذکر ہے - پھر دیکھئے حضرت حزقیل نبی نے مردہ کی ہڈیون کو جمع کرکے اوسکو زندہ کیا انکی سوے حضرت پولوس حواری نے بھی مردہ کو جلایا اور صدہا بیمارون کو اچھا کیا سانپ کو پکڑ لیا وغیرہ وغیرہ پس اسٹ مرتبہ ہی حضرت مسیح کی کچھ خصوصیت نہین رہی اگر مردون کے زندہ کرنے اور مریضون کے اچھا کرنے سے الٰہی خدا و خدا کے بیٹے ہو سکتے ہین تو اول حضرت الیاس والشیع وحزقیل و پولوس حواری وغیرہ کو بھی خدا کا بیٹا کہنا چاہئے نہ یہ کہ فقط عیسےٰ کو - اب ناظرین انصاف فرمالین کہ مینے اس مختصر تحریر مین عیسائیون کے تینون دلیلون کو جنکے دو پر وہ عیسیٰ کو خدا کا بیٹا کہتے ہین رد کر دیا اب یہان زیادہ لکھنے کی گنجایش نہین اس سے زیادہ حالات اگر کوئی دریافت کرے تو ہم جواب دینے کو تیار ہین - راقم

مبدہ مراد علی بیمار - از اجمیر شریف - راجپوتانہ -

جواب نور افشان

جناب ایڈیٹر صاحب اخبار منشور محمدی زاد لطفکم

تسلیم - عرض یہ ہے کہ جسطرح پہلے آپنے ازراہ کرم میرا ایک مضمون بجواب پادری ٹھاکر داس پنجاب اخبار گہربار مین مندرج فرمایا تھا - ان چند سطور کو بھی کسی گوشہ مین چھاپ دیجئے - مین ممنون ہونگا - پادری صاحب مذکور کی خدمت مین یہ گذارش ہے کہ تحریر مفصلۂ ذیل ایک مورخ کی کتاب سے ترجمہ ہوی ہے نام اون کا باز ورتھ اسمتھ صاحب ہے - یہ صاحب بھی آپ لوگون کے ہم مشرب اور ہم ملت ہین پر آپ کی طرح متعصب اور کور باطن نہین - اس ترجمہ مین راقم نے صرف اتنا ہی تصرف کیا ہے کہ جہان رسول اکرم صلعم کا اسم مبارک تھا - وہان پر قرآن مجید لکھا ہے - باقی سب مطابق اصل ہے - مورخ موصوف صفحہ ۱۲۴ رقم فرماتے ہین کہ اگر قرآن مجید نہ ہوتا تو ہمیت

ساری بری رسمین جو اسنے منع ہی نہین بلکہ موقوف فرمائین عربستان اور اسکی قرب و جوار کے ملکون مین بدستور اور بلا کسی روک کے جاری ہی رہتین وہ مراسم قبیحہ کیا کیا ہین - انسانی قربانی - دختر کشی - خون کے جھگڑے غیر محدود کثرت الازواجی - غلامون پر ظلم و ستم - مے نوشی - اور قمار بازی - قوم ہای منگول - تاتار و ترک جہان کہ نہایت زیبا اور خوبصورت شہرون کو پامال کر دیتے (جیسا کہ اونہون نے کیا) پر اونہین وہ چیز حاصل نہ ہوئی جسنے انکی قومی مزاج کو کسیقدر سلیم اور انکی فتوحات کو مفید بنا دیا - شمالی اور وسطی آفریقہ مین بجائے قوم مورا اور فرقہ مانڈیگو کی نیم مدنیت اور آدہی تہذیب کے فرقہ فیان اور فرقہ اشانتی کی بہیمی وحشت پائی جاتی یوروپ کی تاریکی اور ظلمت دو چند ہو جاتی کیونکہ جب تمام عالم کو جہالت اور معصیت کے اندہیرے نے چھا لیا تہا تب جس قوم سے علوم و فنون - زراعت اور حکمت - نیکی اور خوبی کی نور کو چمکایا اور اسپین اور یوروپ کے لئے بوعلی سینا اور ابو یاسر البجیر اور الغفر کو پیدا کیا وہ صرف عربستہ اور جو قرآن مجید نہ ہوتا یہ اپنے ملک مین آوارہ پھرا کرتے -

عیسائی مذہب جو مشرق مین نہایت خراب ہو کر وہی بنگیا تہا اور زیادہ بگڑ جاتا -

روئے زمین کے ساتوین حصہ پر انجم پرست ستارہ پرستی اور صنم پرست بت پرستی مین مشغول و معروف رہتے تہے - اب پادری صاحب نے ایمان سے فرمائین کہ آیا قرآن مجید کی اشد ضرورت تہی یا نہین -

پھر مورخ موصوف صفحہ ۳۳۹ مین لکہتا ہے کہ عالم مین جتنے نامی آدمی ایسے گذرے ہین کہ انکی علوی شان اور عظمت نشان پر سارے عالم نے اتفاق کیا ہے بہ مقابلہ ان سب کے میری نظر مین حضرت محمد صاحب نظر پڑین کہ آپ کی ابتدای حالت کیا تہی - اور اخیر مین آپ سے اور آپ کے مریدون سے کیا کیا کام اور کیسے کیسے امور ظہور مین آئے - بے مثل اور بے مانند ہین -

پھر صفحہ ۳۴۴ مین لکہا ہے کہ میرے یقین مین نہایت عالی دماغ حکماء اور غایت درجہ کے صادق نصاریٰ آپ کے نبی ہان خاص خدا کے نبی ہونے کا اقرار کرین گے -

پھر صفحہ ۳۴۳ مین لکہا ہے کہ باوصفیکہ آپ امی تہے - تاہم آپ ایک ایسی کتاب کے مصنف ہوئے جو گویا جلد واحد مین کتاب نظم - و قانون - و عام نما اور مجموعہ عہد عتیق و جدید ہے اور جس کو جہان کا اچھا حصہ صفائی عبارت - صداقت اور حکمت کا معجزہ مانتا ہے - اور فی الحقیقت وہ معجزہ ہے - انتہی - الہی سب عیسائی بہائیون کو اس انصاف دوست محقق اور مورخ کی سی سمجہہ صاف باطن اور دیدہ حق بین عطا کر آمین ثم آمین - . . . . . .

راقم ایک بندہ خدا از پونہ -

مطبع بحر الاسلام بنگلور مین محمد شریف کے اہتمام سے چھپا -